حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے علمِ غیب کے متعلق ایک حدیث وقول کی وضاحت

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ پاک اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور میں نے ہر چیز کو جان لیا۔ اور دوسری طرف یہ قول ہے کہ قرآن کی تکمیل کے ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مکمل ہوا۔ بظاہر ان میں تضاد لگ رہا ہے، اس کا کیا جواب ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکورہ حدیث پاک اور قول دونوں درست ہیں ان میں کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ حدیث پاک میں ہر چیز کو جان لینے سے مراد تمام چیزوں کا مشاہدہ کرنا ہے، اور نزول قرآن کے ساتھ علم مکمل ہونے سے مراد ان مشاہدہ کی ہوئی چیزوں کا تفصیل سے علم حاصل ہونا ہے، جیسا کہ اللہ پاک نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا فرما کر ان کو تمام چیزیں دکھا دیں، بعد میں ان کے نام بتائے، یعنی پہلے مشاہدہ تھا اور بعد میں بیان۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رأيت ربي عز وجل في أحسن صورة، قال: فبم يختصم الملأ الأعلى؟ قلت: أنت أعلم قال: فوضع كفه بين كتفي فوجدت بردها بين ثديي فعلمت ما في السماوات و الأرض" ترجمہ: میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا اور اس نے فرمایا مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں؟ تو میں نے عرض کی: "تو ہی بہتر جانتا ہے۔" پس اللہ پاک نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا اور (اس کی برکت سے) میں نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو جان لیا۔ (مشکاۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 225، حدیث: 725، مطبوعہ: بیروت)

اس حدیث پاک اور قول کے متعلق مفسر قرآن حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضور علیہ السلام کو نفس علم غیب تو ولادت سے پہلے ہی عطا ہو چکا تھا کیونکہ آپ ولادت سے قبل عالم ارواح میں بھی

نبی تھے ۔ "کنت نبیا و آدم بین الطین والماء" (میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے) اور نبی کہتے ہی اسی کو ہیں جو غیب کی خبر رکھے مگر ما کان وما یکون کی تکمیل شب معراج میں ہوئی۔ لیکن یہ تمام علوم شہودی تھے کہ تمام اشیاء کو نظر سے مشاہدہ فرمایا۔ پھر قرآن نے ان ہی دیکھی ہوئی چیزوں کو بیان فرمایا اسی لئے قرآن میں ہے "تبیانا لکل شئی" (ہر چیز کا بیان) اور معراج میں ہوا" فتجلی لی کل شیئ وعرفت " (میرے لیے ہر چیز ظاہر ہوئی اور میں نے اسے پہچان لیا) دیکھنا اور ہے اور بیان کرنا کچھ اور۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر ان کو تمام چیزیں دکھا دیں۔ بعد میں ان کے نام بتائے۔ وہ مشاہدہ تھا اور یہ بیان۔۔۔ لہذا دونوں قول صحیح ہیں کہ معراج میں بھی علم ہوا اور قرآن پاک سے بھی۔ " (جاء الحق، صفحہ 345، 346، مکتبہ غوثیہ، کراچی)

شارح بخاری شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : " اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع ماکان وما یکون کا علم عطا فرمایا۔ یہ عطا بذریعہ وحی بھی ہے، بذریعہ الہام بھی، بذریعہ کشف بھی۔ اس کی تکمیل نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ ہوئی۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مطلق علم غیب تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتداء سے ہی تھا مگر جمیع ماکان وما یکون کا علم نزول قرآن کے اختتام پر مکمل ہوا۔ " (فتاوی شارح بخاری، جلد 1، صفحہ 466، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

نوٹ : اہل سنت کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق عقیدہ بیان کرتے ہوئے اعلی حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں : " اللہ عزوجل نے روز اَزل سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک ذرّہ کا تفصیلی علم اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عطا فرمایا، ہزار تاریکیوں میں جو ذرّہ یا ریگ کا دانہ پڑا ہے حضور کا علم اس کو محیط ہے، اور فقط علم ہی نہیں بلکہ تمام دنیا بھر اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہے ہیں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو، آسمانوں اور زمینوں میں کوئی ذرّہ ان کی نگاہ سے مخفی نہیں بلکہ یہ جو کچھ مذکور ہے ان کے علم کے سمندروں میں سے ایک چھوٹی سی نہر ہے، اپنی تمام امت کو اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جیسا آدمی اپنے پاس بیٹھنے والوں کو، اور فقط پہچانتے ہی نہیں بلکہ ان کے ایک ایک عمل ایک ایک حرکت کو دیکھ رہے ہیں، دلوں میں جو خطرہ گزرتا ہے اس سے آگاہ ہیں، اور پھر ان کے علم کے وہ تمام سمندر اور جمیع علوم اوّلین وآخرین مل کر علم الہی سے وہ نسبت نہیں رکھتے جو ایک ذرا سے قطرہ کو کرور سمندروں سے۔ " (فتاوی رضویہ، جلد 15، صفحہ 74، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4247

تاریخ اجراء: 26ربیع الاول 1447ھ/20ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net